عِبرت کے نمونے

22-February-24

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(for Islamic Brothers)

22فروری،2023ءکو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

عِبرت کے نمونے

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿...پچھلی قوموں کے عبرتناک انجام
- ✿....نگاہِ عبرت سے متعلق اَوْلیائے کرام کے فرامین
- ✿....کامیاب کون ہوتا ہے
- ✿....امام حسن بصری کی نصیحت

پیشکش
اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَة
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback: +92 315 2692786

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت شیخ احمد بن ثابِت مغربی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک دن میں قبلے کی طرف رُخ کئے، دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے، درودِ پاک کے موضوع (**Topic**) پر مضمون ترتیب دے رہا تھا، اِسی دوران مجھے نیند آنے لگی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک سُنسان جگہ پر ہوں جہاں کوئی عمارت نہیں ہے، کچھ لوگ جامع مسجد کے دروازے پر موجود ہیں اور باقی مسجد کے اندر ہیں۔ میں اندر گیا اور ان کے درمیان بیٹھ گیا، وہاں میں نے ایک حَسِین و جمیل نوجوان کو دیکھا، جس کے چہرے پر نیک بختی کے آثار نمایاں تھے۔

میں نے کہا: **آپ کا نام کیا ہے؟** اس نے کہا: **میرا نام رُوْمَان ہے** اور میں اللهُ رَحمٰن کے فرشتوں میں سے ہوں۔ میں نے پوچھا: تو پھر آپ آدمیوں میں کیوں آئے ہیں؟ فرمایا: یہ سب، آدمی نہیں بلکہ فرشتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: حُضُور! یہ تو فرمائیں کہ ان فرشتوں میں کون کون ہیں؟ فرمایا: ❁ ان میں حضرتِ جبرائیل ❁ حضرتِ میکائیل ❁ حضرتِ اِسرافیل ❁ اور حضرتِ عزرائیل علیہم السلام ہیں۔ میں نے عرض کیا: میں حضرتِ عزرائیل (یعنی مَلَکُ الموت) عَلَیْہِ السَّلام کی زِیارت کرنا چاہتا ہوں۔ فوراً ایک صاحِب اُٹھے، وہ بھی نہایت حسین تھے، فرمایا: میں اللہ پاک کا بندہ عزرائیل ہوں۔ میں نے عرض کیا: میں اللہ پاک اور اس

کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کا واسطہ دے کر التجا کرتا ہوں کہ آپ میری جان نکالتے وَقت مجھ پر نرمی فرمائیں۔ **فرمایا: (اس کے لئے) رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے درودِ پاک پڑھا کرو!** (1)

اے عاشقانِ رسول! اس واقعے سے پتہ چلا کہ دُرودِ پاک پڑھنے کے جہاں اور بے شمار فضائل و برکات ہیں، وہیں اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے والے کی روح نکلتے وقت بھی آسانی ہوگی۔ اگر دُرودِ پاک کی برکت سے موت کے وقت، رُوح جسم سے جدا ہونے میں نرمی و آسانی نصیب ہو جائے تو یقین جانیے، یہ بہت ہی سستا سودا ہے، اس سے کبھی بھی غفلت نہیں کرنی چاہئے۔

جان نکلے تو اس طرح نکلے | تجھ پر اے غمزدوں کے یار درود
دل میں جلوے بسے ہوئے تیرے | لب سے جاری ہو بار بار درود (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اَعْمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (3)

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیّت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁ رِضائے اِلٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین سیکھوں گا ❁ ادب سے بیٹھوں گا ❁ نصیحت حاصِل کروں گا ❁ اَحْمَدِ مجتبیٰ،

---

1 ... سعادۃ الدارین، الباب الرابع، اللطیفۃ السادسۃ، صفحہ: 124-125 ملتقطاً وملخصاً۔
2 ... ذوقِ نعت، صفحہ: 125۔
3 ... بخاری، کِتاب: بدءُ الوَحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

مُحَمَّدِ مصطفٰے صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دو عجیب واقعات

تَابِعی بزرگ حضرت وَھَب بن مُنَبِّہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام کو حکم ہوا: اے ابراہیم! سامانِ سفر باندھیئے! زمین میں نکلئے اور ہماری قدرت کے عجائبات دیکھئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے حکم پر عَمَل کیا، سامان باندھا اور سفر پر روانہ ہو گئے۔

(1): چلتے چلتے آپ ساحِلِ سمندر کے قریب پہنچے، وہاں آپ کو ایک غُلام دِکھائی دیا، جو بکریاں لئے جا رہا تھا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے اس سے پوچھا: اے غُلام! کیا تمہارے پاس پانی یا دُودھ ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ جو پسند فرمائیں، وہی پیش کر دوں گا۔ فرمایا: مجھے پانی پِلا دو! اب اس غُلام نے عصا (یعنی ڈنڈا) ہاتھ میں لیا، قریب ہی ایک چٹّان کے پاس گیا، وہاں رُک کر کچھ بولا، پھر اپنا عصا اس چٹان پر مارا تو فورًا ہی چٹّان سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ اس نے چشمے سے پانی بھرا اور لا کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کی خِدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے پانی پیا، پھر حیرانی سے اس غُلام کو دیکھنے لگے۔ غُلام نے عرض کیا: کیا آپ کو چٹان سے چشمہ پھوٹتے دیکھ کر حیرانی ہو رہی ہے؟ فرمایا: کیسے حیرانی نہیں ہو گی (یعنی بات حیرانی کی ہے تو حیرانی تو ہونی ہی ہے)؟ **غُلام نے عرض کیا: میں آپ کو اس کا راز بتاتا ہوں۔ مجھے خبر ملی ہے کہ اللہ پاک کے ایک نبی ہیں، اللہ پاک نے انہیں اپنا خلیل بنایا ہے۔ میں اُن خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام کے وسیلے سے جو کچھ بھی مانگتا ہوں، اللہ پاک مجھے عطا فرما دیتا ہے (اب بھی میں نے انہی کا وسیلہ دے کر چٹان پر عصا مارا تو اس سے چشمہ پھوٹ پڑا)۔** یہ سُن

کر حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام نے فرمایا: اے غُلام! میں وہی ہوں، جسے اللہ پاک نے خلیل بنایا ہے۔ اللہُ اکبر! یہ سُن کر تو اس غُلام کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی، جیسے کہتے ہیں:

وہ آئے ہمارے گھر خُدا کی قدرت ہے | کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

وہ دِل ہی دِل میں اپنی قسمت پر فخر کر رہا تھا، چنانچہ اس نے خوشی اور حیرت کے ملے جُلے جذبات میں پوچھا: کیا واقعی آپ ہی خلیل اللہ ہیں؟ فرمایا: ہاں! میں ہی خلیلُ اللہ ہوں۔ بس اتنا سننا تھا کہ وہ غُلام بے ہوش ہو کر گِرا اور اسی وقت اس کا دَم نکل گیا۔

روایت میں ہے: اس وقت آسمان سے ایک نُور اترا، اس نُور نے خوش نصیب غُلام کی لاش کو ڈھانپ لیا، جب وہ نُور چھٹا تو خبر نہیں کہ اس کی لاش کو آسمان پر اُٹھا لیا گیا یا زمین میں دفن کر دیا گیا۔

(2): پھر حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام آگے روانہ ہوئے، چلتے چلتے آپ ایک پہاڑ پر پہنچے، وہاں ایک گھر تھا، جس کے دو دروازے تھے، آپ عَلَیۡہِ السَّلام اندر داخِل ہوئے، اندر ایک تخت تھا، اس کے اُوپَر کسی کی لاش رکھی تھی۔ اس کے اُوپَر 70 حُلّے (خوبصورت کپڑے) ڈلے ہوئے تھے، سَر کے پاس ایک تختی رکھی تھی، حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام نے اس تختی کو پڑھا تو اس پر لکھا تھا: میں شَدّاد بن عاد ہوں ❁ میں ایک ہزار سال زِندہ رہا ❁ میں نے ایک ہزار لشکروں کو شکست دِی ❁ میں نے ہی شہرِ اِرَم بنایا۔ **مگر افسوس!** جب میری موت کا وقت آیا تو میری سب تدبیریں جواب دے گئیں ❁ میں نے دُنیا بھر سے اَطِبَّا (ڈاکٹروں) کو اپنے محل میں جمع کیا مگر اُن میں سے کوئی بھی موت کو ٹال نہ سکا، پس جس نے مجھے دیکھا، اسے دُنیا کے دھوکے میں نہیں آنا چاہئے۔ **اے لوگو!** خُود پر دُنیا کے دروازے تنگ رکھو! ❁ تم اتنی بادشاہت کے مالِک نہیں ہو، جس کا میں مالِک تھا ❁ تم اتنا عرصہ زندہ

نہ رہو گے، جتنا عرصہ میں زندہ رہا تم اتنا جمع نہیں کرسکو گے، جتنا میں نے جمع کیا، **ہاں! ہاں! سُن لو...!! دُنیا دھوکے باز ہے، قاتِل ہے، اپنے طلبگار کے ساتھ کھیل کھیلتی رہتی** ہے۔ یہ عجوبہ دیکھ کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام واپس تشریف لے آئے۔[1]

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار
تُو اچانک موت کا ہوگا شکار
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ!
جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!
گر جہاں میں و برس تُو جی بھی لے
قبر میں تنہا قیامت تک رہے
جب فرشتہ موت کا چھا جائے گا
پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے
خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے
دنیا میں رہ جائے گا یہ دبدبہ
زور تیرا خاک میں مل جائے گا[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے 2 حیرت انگیز واقعات سُنے، ان دونوں واقعات سے ہمیں 2 اَہَم سبق سیکھنے کو ملتے ہیں۔

(1): ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کی شان و عظمت

پہلا واقعہ اس خوش نصیب غُلام کا تھا، جس نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کو دیکھا نہیں تھا مگر وہ آپ کا عاشق تھا اور دیکھئے! اس کا عقیدہ کتنا پکّا تھا، یقین کیسا اعلیٰ تھا، وہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کا وسیلہ دے کر دُعائیں کرتا تو اس کی دُعائیں قبول ہوا کرتی تھیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کی...!! آپ اللہ پاک کے نبی

1 ...نَوادِرِ القلیوبی، الحکایۃ الحادیۃ والثلاثون بعد المائۃ...الخ، صفحہ:97، 98۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:711 ملتقطاً۔

ہیں ❁ رَبِّ رحمٰن نے آپ کو اپنا خلیل بنایا ہے ❁ آپ اَبُو الانبیا (یعنی ہزاروں نبیوں کے والِدِ محترم) ہیں اور ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ ہی کی اَوْلاد سے ہیں ❁ کم و بیش ایک لاکھ 24 ہزار انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام دُنیا میں تشریف لائے، ان میں سب سے افضل، سب سے اعلیٰ، سب سے بلند رُتبہ نبی، ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہیں، آپ کے بعد نبیوں میں سب سے اُونچا رُتبہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کا ہے۔ ❁ الحمد للہ! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے وسیلے سے دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔

حضرت کَعْبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے مزارِ پُر اَنْوار پر حاضِر ہو جاؤ! وہاں سلام پیش کرو! دُعائیں مانگو! بے شک حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے مزارِ پُر اَنْوار کے پاس دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔

حضرت مُجِیْرُ الدِّین حَنْبَلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے کوئی مشکل پیش آئی، اگر یہ مشکل حل نہ ہوتی تو شاید میں ہلاک ہی ہو جاتا۔ چنانچہ میں اس مشکل کے حل کے لئے حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام کی مزار شریف پر حاضر ہوا، مزار شریف کے غِلاف سے لپٹ کر دُعا مانگی، سُبْحٰنَ اللہ! بس دُعا کرنے ہی کی دیر تھی، اللہ پاک نے کرم فرمایا اور میری پریشانی کو دُور فرما دیا۔(1)

محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا وسیلہ کام آگیا

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلام کے وسیلے کی یہ شان ہے تو ان سے بھی اَفْضَل نبی، رسولِ ہاشمی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے کی کیا شان ہو گی...!! ان کے وسیلے سے دُعا کی جائے تو کیسی کیسی برکتیں نصیب ہوں گی۔ **حدیثِ**

(1)... الانس الجلیل، ذکر فضل سیدنا الخلیل... الخ، جلد:1، صفحہ:139، 140 خلاصۃً۔

پاک میں ہے: ایک مرتبہ ایک نابینا صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: اے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا فرمایئے کہ میری آنکھیں ٹھیک ہو جائیں۔

(سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کا عقیدہ تھا کہ یقیناً دُعا اللہ پاک ہی سنتا ہے، سب کی سنتا ہے مگر جیسی اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سُنتا ہے، ایسی کسی کی نہیں سنتا...!!)

اس کی بخشش، ان کا وسیلہ | دیتا وہ ہے، دِلاتے یہ ہیں

خیر! صحابیِ رسول رَضِیَ اللہُ عنہ نے دُعا کی درخواست کی، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لئے دُعا فرمائی نہیں بلکہ ہم غُلاموں پر کرم فرماتے ہوئے انہیں ایک دُعا سکھادی تاکہ قیامت تک آپ کے غُلام اس دُعا سے برکتیں لیتے رہیں۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اچھی طرح وُضو کرو! پھر 2 رکعت نماز پڑھو! پھر یُوں دُعا کرو!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ! اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ

اے اللہ پاک! میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں اور تیرے محبوب، نبی رحمت مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے تیرے حُضُور مُتَوَجِّہ ہوں، اے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رَبّ کے حُضُور مُتَوَجِّہ ہوں تاکہ میری یہ حَاجت پُوری ہو جائے۔ اے اللہ پاک! میرے حق میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سِفارش کو قبول فرمایا۔

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم فرماتے ہیں: وہ صحابی وہاں سے اُٹھے، وُضُو کیا، 2 رکعت نماز ادا کی، پھر پیارے آقا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سکھائی ہوئی دُعا مانگی، ہم ابھی وہیں بیٹھے تھے کہ وہ واپس بھی آگئے مگر واہ! سُبْحٰنَ اللہ! جب گئے تھے تو نابینا تھے اور جب

واپس آئے تو کَاَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ بِہٖ ضُرٌّ قَطُّ اب ایسے تھے جیسے انہیں کبھی کوئی تکلیف ہوئی ہی نہیں تھی۔[1]

سُبْحٰنَ الله! یہ ہے وسیلے کی برکت...!! یہ مبارک نماز جو رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان صحابی رَضِیَ اللهُ عَنْه کو سکھائی، اسے **نمازِ حاجت** کہتے ہیں۔ یہ مُجَرَّب (یعنی تجربے سے ثابت شدہ) عمل ہے ❁ کیسی ہی مشکل ہو ❁ پریشانی ہو ❁ مصیبت ہو ❁ کوئی جائِز خواہش ❁ تمنّا ❁ آرزو پوری نہ ہو رہی ہو ❁ امتحان میں کامیابی چاہیے ہو ❁ قرض اُتارنا ہو ❁ شفا چاہیے ہو ❁ نمازوں میں دِل لگانا ہو ❁ گُناہ چھوڑ کر نیک بندہ بننا ہو غرض ❁ دِینی و دُنیوی کوئی بھی حاجت ہو، اسی انداز سے تازہ وُضُو کریں، 2 رکعت نماز ادا کریں، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے، آپ کے سکھائے ہوئے طریقے کے مطابق دُعا مانگیں، اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! ہر حاجت پُوری ہو جائے گی۔

آنکھوں کا تارا نامِ مُحَمَّد
دل کا اُجالا نامِ مُحَمَّد

پائیں مرادیں دونوں جہاں میں
جس نے پکارا نامِ مُحَمَّد

دونوں جہاں میں دنیا و دِیں میں
ہے اِک وسیلہ نامِ مُحَمَّد

اپنے جمیلِ رضوی کے دل میں
آجا سما جا نامِ مُحَمَّد[2]

(2): شَدّاد کی جنّت

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم عَلَیْهِ السَّلام السلام نے دوسری عجیب بات جو دیکھی، وہ شَدّاد کی لاش تھی۔ شَدّاد کون تھا؟ بڑے رُعب و دبدبے والا بادشاہ تھا، یہ غیر مسلم تھا۔

---

1 ...مستدرک، کتاب الدعاء...الخ، باب دعاء رد البصر...الخ، جلد:2، صفحہ:212، 213، حدیث:1973۔
2 ...قبالۂ بخشش، صفحہ:133-135 ملتقطاً۔

ہماری عِبرت اور نصیحت کیلئے قرآنِ کریم میں بھی اس کا ذِکر کیا گیا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۪ۙ(۶) اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۪ۙ(۷) الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ۪ۙ(۸) (پارہ:30،الفجر:6-8)	ترجمہ کنزُالعِرفان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے ربّ نے عاد کے ساتھ کیسا کیا؟ اِرَم (کے لوگ)، ستونوں (جیسے قد) والے کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: شدّاد نے جنّت کا ذکر سن رکھا تھا، لہٰذا اس نے سرکشی کے طور پر دنیا میں جنّت بنانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اس نے ایک عظیم شہر بنایا، جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے بنائے گئے، زَبَرجَد اور یاقُوت کے ستُون کھڑے کئے گئے، سنگریزوں کی جگہ خوبصُورت موتی بچھائے گئے۔ ہر محل کے گرد جواہرات بچھا کر اُوپر نہریں جاری کی گئیں، قسم قسم کے درخت لگائے گئے۔[1] غرض کہ ایسا عظیم شہر بنا دیا گیا کہ اس جیسا شہر دوبارہ دُنیا میں کبھی نہ بنا، جب یہ شہر مکمل ہو گیا تو کیا ہوا؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۚۙ(۱۳) اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؕ(۱۴) (پارہ:30،الفجر:13،14)	ترجمہ کنزُالعِرفان: تو ان پر تمہارے ربّ نے عذاب کا کوڑا برسایا۔ بیشک تمہارا ربّ یقیناً دیکھ رہا ہے۔

اللہ! اللہ! یہ ہے عِبرت کی بات...!! شدّاد کے پاس کتنی طاقت تھی، کتنا مال و دولت تھا، قرآنِ کریم فرما رہا ہے کہ جیسا شہر اس نے بنایا تھا، ایسا شہر دُنیا میں دوبارہ کبھی نہیں بنایا گیا، اتنا مال و دولت...!! اتنی طاقت و قُوّت مگر انجام...!! کتنا ہولناک ہوا۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے | مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے

---

1 ...صراط الجنان، پارہ:30، سورۃ الفجر، زیر آیت:8، جلد:10، صفحہ:663 بتصرف قلیل۔

کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے | جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے | یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا تو ہے اِک دھوکا

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا کا دوسرا نام دارُ الغُرُور ہے۔ یہ ایک دھوکے کا مقام ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ (پارہ:4، ال عمران:185)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

❁ ہم یہ سمجھتے ہیں ہم طاقتور ہیں ❁ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم جوان ہیں ❁ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسا ہے، مال ہے، دولت ہے، بینک بیلنس ہے ❁ بڑا عہدہ ہے ❁ کسی کو لمبی اُمّیدیں لے ڈوبتی ہیں ❁ کوئی اپنی ہشیاری اور چالاکی پر فخر کرتا ہے ❁ کسی کو اچھی آواز کا گھمنڈ ہوتا ہے ❁ کوئی اپنی عقل کے غرور میں کھویا رہتا ہے بلکہ مولانا رُوم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا تھا:

نفسِ کَس رَا فِرْعَوْن نَیْسْت
لَیْك اُوْ رَا عَوْنْ کَس رَا عَوْن نَیْسْت

مفہوم: کون ہے جس کے اندر کا نفس فرعون نہیں ہے۔ فرق صِرْف اتنا ہے اُس فرعون کو تخت ملا تھا، ہر ایک کو تخت نہیں ملتا۔

مطلب کہ ہم نجانے کس گھمنڈ میں رہتے ہیں مگر افسوس! **یہ دُنیا دھوکا ہے**، وقت گزرتے کچھ خبر ہی نہیں ہوتی، آخر حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلام تشریف لاتے ہیں، آخری ہچکی آتی ہے، سانس اٹکتی ہے اور سب کچھ دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے، کہاں گئی دولت،

کہاں گئی، جوانی، کہاں گئی طاقت اور کہاں گیا وہ عہدہ...!!

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار
تُو اچانک موت کا ہوگا شکار
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ!
جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!
گر جہاں میں سَو برس تُو جی بھی لے
قبر میں تنہا قیامت تک رہے
جب فرشتہ موت کا چھا جائے گا
پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا
موت آئی پہلواں بھی چل دیئے
خوبصورت نوجواں بھی چل دیئے
دنیا میں رہ جائے گا یہ دبدبہ تِرا
زور تیرا خاک میں مل جائے گا
تیری طاقت تیرا فن عُہدہ تِرا
کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ ترا[1]

پچھلی قوموں کے عبرتناک انجام

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝۶ (پارہ:7،الانعام:6)

ترجمہ کنزُالعِرفان: کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا، انہیں ہم نے زمین میں وہ قوت و طاقت عطا فرمائی تھی جو تمہیں نہیں دی اور ہم نے ان پر موسلا دھار بارش بھیجی اور ان کے نیچے نہریں بہا دیں پھر ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے بعد دوسری قومیں پیدا کر دیں۔

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:711 ملتقطاً۔

قومِ عاد! ❁ بڑی طاقتور قوم تھی ❁ ان کے لمبے لمبے قد تھے ❁ بڑے بڑے جسم تھے ❁ یہ پہاڑوں کو تراش کر اپنے محلّات بنایا کرتے تھے ❁ اللہ پاک نے انہیں مال و دولت سے نوازا ❁ نعمتیں عطا فرمائیں مگر انہوں نے نافرمانی کی ❁ اللہ پاک کے نبی حضرت ہُود عَلَیْہِ السَّلَام کو جھٹلایا ❁ کفر پر اَڑے ❁ گُناہوں پر قائِم رہے ❁ ضِدّی بنے ❁ آخر ان پر رَبِّ قَہّار کا قہر برس پڑا ❁ اللہ پاک نے ان پر آندھی کا عذاب بھیجا، یہ نہایت سرد، خشک، خیر وبرکت سے خالی اور سخت سنّاٹے دار آندھی تھی ❁ اس کی شِدّت کا حال یہ تھا کہ لوگوں کو زمین سے یوں اکھیڑ دیتی گویا وہ کھجوروں کے سوکھے تنے ہوں ❁ پھر انہیں سر کے بل زمین پر اس طرح مارتی کہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ❁ 8 دِن تک یہ آندھی مسلسل چلتی رہی اور اس نے **قومِ عاد کا نام ونشان تک مٹا ڈالا۔** (1)

قومِ ثمود! ❁ فَنِّ تعمیر کی ماہِر تھی ❁ اللہ پاک نے انہیں بہت نعمتوں سے نوازا ❁ انہیں طاقت دی ❁ مال و دولت سے نوازا مگر انہوں نے نافرمانی کی ❁ حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کو جھٹلایا ❁ کفر پر اَڑے، گُناہوں کا بازار گرم کیا ❁ آخر ان پر بھی قَہرِ اِلٰہی کا کوڑا برس گیا ❁ ان پر شدید زلزلے کا عذاب بھیجا گیا ❁ جس سے یہ ہمیشہ کے لئے فنا کے گھاٹ اُتر گئے۔ (2)

نمرود! ❁ کیسا رُعب ودبدبے والا بادشاہ تھا ❁ اللہ پاک نے اسے تاج وتخت عطا کیا مگر اس نے نافرمانی کی ❁ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی گستاخیاں کیں ❁ آخر اس پر عذاب آیا ❁ اللہ پاک نے اس بدانجام کو اور اس کی فوج کو مچھروں کے ذریعے فنا کے گھاٹ اُتار دیا۔ (3)

---

1 ...سیرت الانبیاء، صفحہ: 204 تا 223 ملخصاً۔
2 ...سیرت الانبیاء، صفحہ: 232 تا 247 ملخصاً۔
3 ...سیرت الانبیاء، صفحہ: 299 بتصرف۔

فِرعون! ❁ کیسا طاقت والا تھا، اس نے نافرمانی کی ❁ اس کی بادشاہت اس کے کچھ کام نہ آئی ❁ طاقت ❁ قُوّت ❁ تاج و تخت ❁ فوج ❁ لشکر سب دھرے کے دھرے رہ گئے اور فِرعون اپنی کافِر قوم سمیت دریا میں غرق ہو گیا۔ (1)

بادشاہوں کی کھوپڑیاں

حضرت سکندر ذُو القرنین رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ جن کا ذِکْر قرآنِ کریم میں بھی آیا ہے، یہ بھی بہت بڑے بادشاہ تھے، انہوں نے مشرق و مغرب کا سفر کیا۔ **روایت میں ہے:** ایک مرتبہ یہ ایک ایسے شہر میں پہنچے، وہاں لوگوں کے پاس دُنیوی مال بالکل نہیں تھا، انہوں نے قبریں تیار کر رکھی تھیں، جب صبح ہوتی تو وہ قبروں کی طرف آتے، ان کی یاد تازہ کرتے، انہیں صاف کرتے اور ان کے قریب نمازیں پڑھتے رہتے۔ یہ عجیب لوگ تھے، گھاس، پتّے اور سبزیاں وغیرہ کھا کر پیٹ بھر لیتے اور اللہ پاک کی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ حضرت سکندر ذُو القرنین رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ ان کے سردار کے پاس تشریف لائے، سلام دُعا وغیرہ کے بعد کہا: میں تمہیں ایسی حالت میں دیکھ رہا ہوں کہ کسی قوم کو اس حالت میں نہیں دیکھا۔ سردار بولا: کس حالت کی بات کر رہے ہیں؟ فرمایا: یہی کہ تمہارے پاس دُنیوی مال و متاع کچھ بھی نہیں ہے۔ سردار بولا: **ہم سونا چاندی جمع کرنے کو بُرا سمجھتے ہیں کیونکہ جسے یہ چیزیں ملتی ہیں، وہ ان میں مگن ہو کر آخرت کو بھول بیٹھتا ہے۔** آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے پوچھا: تم نے قبریں کیوں تیار کر رکھی ہیں؟ سردار نے کہا: **یہ اس لئے تاکہ جب ہم قبروں کو دیکھیں تو ان کی یاد تازہ ہو اور اس کے ذریعے ہم دُنیا کی لالچ سے رُک جائیں۔** آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے پوچھا: تم لوگ گھاس، پتّے اور سبزیاں وغیرہ ہی کیوں کھاتے ہو؟ سردار بولا: **کھانا جب**

---

(1) ...سیرت الانبیاء، صفحہ: 596 بتصرف۔

حلق سے اتر جاتا ہے (چاہے وہ کیسا ہی ہو) پھر اس کا کوئی مزہ باقی نہیں رہتا۔

ان سوال جواب کے بعد سردار نے ہاتھ بڑھا کر ایک کھوپڑی اُٹھائی اور کہا: حضرت ذُوالقرنین! کیا آپ جانتے ہیں یہ کون ہے؟ فرمایا: نہیں۔ سردار بولا: یہ ایک بادشاہ تھا۔ اللہ پاک نے اسے دُنیا والوں پر شاہی عطا فرمائی تھی مگر اس نے ظُلم و ستم کیا اور سرکش بن گیا۔ پھر کیا ہونا تھا: آخِر ایک وقت آیا، اس کی بھی رُوح نکلی اور یہ موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ اب یہ راستے میں پڑے پتھر کی طرح بالکل بیکار ہے۔ **ہاں! اس کے اعمال شُمار کر لئے گئے ہیں، جن پر آخرت میں اسے سزا دی جائے گی۔** اتنا کہنے کے بعد سردار نے ایک اور کھوپڑی اُٹھائی اور کہا: اے حضرت ذوالقرنین! کیا آپ جانتے ہیں یہ کون ہے؟ فرمایا: نہیں جانتا، بتاؤ! یہ کون ہے؟ سردار بولا: یہ بھی ایک بادشاہ تھا۔ یہ پہلے والے بادشاہ کے ظُلم اور زیادتیاں دیکھ چکا تھا، لہٰذا اس نے عاجزی اختیار کی، اللہ پاک سے ڈرا اور عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرتا رہا۔ **آخر اس کو بھی موت آئی، اس کے بھی اَعمال شُمار کر لئے گئے، آخرت میں اسے ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔**[1]

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے | مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے | زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے | یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

دُنیا مقامِ عبرت ہے

اللہ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** سچ کہتا ہوں: یہ دُنیا مقامِ عیش و عشرت نہیں، جہانِ عبرت و نصیحت ہے۔ یہاں کا ذرَّہ ذرَّہ عبرت کی الگ داستان لئے ہوئے ہے۔ ✿ یہ چاند ✿ سُورج

[1] ...مکاشفۃ القلوب، الباب التاسع والخمسون...الخ، صفحہ: 216۔

❁ستارے❁یہ چمکتے دِن❁یہ تاریک راتیں❁یہ ڈھلتی جوانی❁اُبھرتا بڑھاپا❁یہ اُٹھتے جنازے❁یہ بڑھتی ہوئی قبرستان کی آبادی❁ہر طرف عبرت ہی عبرت ہے۔❁یہاں تک کہ ہمارے گھر جہاں ہم رہتے ہیں❁ہمارا اپنا وُجُود اس سب میں عِبرت ہے، نصیحت ہے...!! اگر ہم یہ نصیحت لینے والے بن جائیں۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں فرمایا:

وَّ سَكَنْتُمْ فِیْ مَسٰكِنِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ تَبَیَّنَ لَكُمْ كَیْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ (پارہ:13، ابراھیم:45)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور تم ان کے گھروں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تمہارے لئے بالکل واضح ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور ہم نے تمہارے لئے مثالیں بیان کیں۔

اے عاشقانِ رسول! عبرت کی بات ہے، ذرا غور فرمائیے! یہ زمین جہاں آج ہمارا گھر ہے، آج سے چند صدیاں پہلے کے متعلق سوچئے! ❁اس وقت یہاں کون رہتا تھا؟ شاید ہم نہیں جانتے ہوں گے۔ ❁وہ دِکھتا کیسا تھا؟ ❁کھاتا پیتا کیا تھا؟ ❁اس کے پاس پیسا کتنا تھا؟ طاقت کتنی تھی؟ شاید ہم نہیں جانتے ہوں گے۔ ❁اب وہ کہاں ہے؟ شاید اس کی قبر کے نشانات بھی موجود نہ ہوں، **یہ ہے دُنیا...!!** اب ذرا سو، 2 سو سال بعد کے بارے میں سوچئے! ❁اب جس گھر میں ہم رہتے ہیں، 2 صدیوں کے بعد یہاں کون رہتا ہو گا؟ ہم نہیں جانتے ❁وہ دِکھتا کیسا ہو گا؟ ❁اس کا لائف سٹائل کیسا ہو گا؟ ہم نہیں جانتے ❁اس وقت ہم کہاں ہوں گے؟ وہیں جہاں ہم سے پہلے والے پہنچے، شاید اس وقت ہماری قبروں کے بھی نشانات مٹ چکے ہوں گے۔ جیسے آج ہم اس دُنیا کو ہی سب کچھ سمجھے بیٹھے ہیں، شاید ہم

سے پہلے والے بھی یہی سمجھتے رہے ہوں گے اور ممکن ہے ہم سے بعد والے بھی یہی سمجھ رہے ہوں گے **مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ دُنیا نہ ہم سے پہلے والوں کی سگی بنی تھی، نہ ہم سے بعد والوں کی بنے گی اور نہ ہی ہمارے ساتھ باوَفا ہے۔ یہ دُنیا پہلے والوں کے لئے بھی ایک دھوکا تھا، ہمارے لئے بھی ایک دھوکا ہے۔**

حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلام اور انوکھا عجوبہ

ایک مرتبہ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلام سے سُوال ہوا: آپ نے اپنی زندگی میں عجیب چیز کیا دیکھی ہے؟ فرمایا: میں ایک مرتبہ ایک جگہ سے گزرا، بہت خوفناک، سنسان جگہ تھی۔ پھر 500 سال کے بعد دوبارہ وہاں سے گزر ہوا، اب وہاں بہت خوبصُورت ہرا بھرا شہر بن چکا تھا، میں نے وہاں کسی سے پوچھا: یہ شہر کب سے بنا ہے؟ اس نے بڑی حیرت سے کہا: سُبۡحٰنَ الله! ہم اور ہمارے آباء و اَجداد صدیوں سے یہیں رہ رہے ہیں، یہ اسی حالت میں ہے۔ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلام فرماتے ہیں: میں وہاں سے چلا گیا، 500 سال کے بعد پھر میرا وہیں سے گزر ہوا۔ اب وہاں ایک بڑا دریا تھا، لوگ اس میں مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔ میں نے ایک مچھیرے سے پوچھا: یہاں ایک شہر ہوتا تھا، وہ کہاں گیا؟ وہ حیرت سے بولا: سُبۡحٰنَ الله! کیا یہاں کبھی شہر بھی تھا، میں نے، میرے آباء و اَجدَاد نے بھی کبھی اس شہر کے بارے میں نہیں سُنا، فرماتے ہیں: پھر میں مزید 500 سال کے بعد وہیں سے گزرا، اب پھر وہاں ایک شہر تھا۔ (1)

اللہ! اللہ! یہی ہے دُنیا...!! ہم سمجھتے ہیں کہ صدیوں سے یہاں سب کچھ ایسا ہی ہے اور صدیوں بعد بھی ایسا ہی رہے گا مگر حقیقت یہ نہیں ہے، یہ ایک دھوکا ہے، یہ دُنیا آج

---

(1)...نوادر القلیوبی، الحکایۃ السادسۃ والثلاثون بعد المائۃ...الخ، صفحہ:106۔

ہماری ہے، کل ہم قبروں میں ہوں گے اور یہ دُنیا کسی اور کی ہو جائے گی۔ دارُ القَرار (یعنی ہمیشہ رہنے کا مقام) ایک ہی ہے اور وہ آخرت ہے۔ اس لئے کامیاب وہ ہے جو اس دُنیا کو حِرْص وہَوَس کی نگاہ سے نہیں بلکہ عِبرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

کامیاب کون ہوتا ہے

❁ حضرت سفیان ثوری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو دُنیا کو عِبرت کی نگاہ سے دیکھتا اور غور و فِکْر کرتا ہے، وہ زیادہ نیکیاں کرنے میں کامیاب (**Successful**) ہو جاتا ہے۔[1]

❁ حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو اس دُنیا کو عِبرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا، آخرت کی فِکْر نہیں کرتا، اس کی نیکیاں کم اور دِل پردے میں ہے۔[2]

عِبرت لینے کی ترغیب

کاش! ہمیں نگاہِ عبرت نصیب ہو جائے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

یُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ۝۴۴ (پارہ:18، سورۂ نور:44)	ترجَمۂ کنزالعرفان: اللہ رات اور دن کو تبدیل فرماتا ہے، بیشک اس میں آنکھ والوں کے لئے سمجھنے کا مقام ہے۔

پارہ: 30، سورۂ نازِعات میں فِرْعَون اور اس کے لشکر (**Army**) کے غرق ہونے کا واقعہ ذِکْر کرنے کے بعد فرمایا:

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی ۝۲۶ (پارہ:30، سورۂ نازعات:26)	ترجَمۂ کنزالعرفان: بیشک اس میں ڈرنے والے کے لئے عبرت ہے۔

---

1 ...تنبیہ المغترین، صفحہ:57۔
2 ...تنبیہ المغترین، صفحہ:57۔

اَللّٰہُ اَکْبَر! یہ اللہ پاک سے ڈرنے والے، اُولِی الْاَبْصَار (یعنی غور و فِکْر کرنے والے، نگاہِ عبرت رکھنے والے)، یہ اللہ پاک کی نشانیوں (Signs) کو دیکھ کر عِبرت پکڑتے ہیں، دِن آیا، چلا گیا، سورج نکلا، ڈُوب گیا، رات آئی، ڈھل گئی، ستارے نکلے، غروب ہو گئے، یہ سب کچھ، کائنات (Universe) کا ذَرَّہ ذَرَّہ کھلی کتاب ہے، اس میں ہمارے لئے نصیحت ہے، عِبرت ہے، کاش! ہم ڈرنے والے، عِبرت لینے والے، اُولِی الْاَبْصَار (یعنی غور و فِکْر کرنے والے، دُنیا کو نگاہِ عبرت سے دیکھنے والے) بن جائیں۔

نگاہِ عبرت سے متعلق اَوْلیائے کرام کے فرامین

حضرت حاتِم اَصَمّ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سُوال ہوا: آدمی اَھْلِ اِعْتِبار (یعنی عِبرت لینے والا) کیسے بنتا ہے؟ فرمایا: جب وہ دُنیا کی ہر چیز کے انجام پر نگاہ کرے اور غور کرے کہ عنقریب یہ چیز فنا کے گھاٹ اُتر جائے گی اور اس چیز کا مالِک بھی بہت جلد قبر میں دفنا دیا جائے گا۔[1]

حضرت حاتِم اَصَمّ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ہی فرمان ہے: جس کے گھر سے جنازہ نکلے اور وہ اس سے عِبرت نہ لے، ایسے شخص کو عِلْم (Knowledge)، حکمت اور نصیحت کا کوئی فائدہ نہیں۔[2]

جہنم کی گرمی کیسے برداشت کر پائیں گے

اللہ پاک کے نبی حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلام بہت خوفِ خُدا والے تھے، ایک روز آپ تنّور کے پاس سے گزرے، اس میں آگ جل رہی تھی، یہ دیکھ کر آپ کو جہنّم کی آگ یاد آگئی، آپ کا دِل گھبرا گیا، بے چینی (Restlessness) میں زمین پر گرے اور اتنا تڑپے، قریب تھا کہ آپ کے جوڑ جُدا (Dislocate) ہو جاتے۔ گرمی کے دِنوں میں حضرت

1 ...تنبیہ المغترین، صفحہ:57۔
2 ...تنبیہ المغترین، صفحہ:57۔

داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام دُھوپ میں آتے تو کہتے: اے اللہ پاک! ہم تیرے بنائے ہوئے سورج کی گرمی برداشت نہیں کرسکتے تو جہنّم کی گرمی کیسے برداشت (Tolerate) کرپائیں گے؟[1]

ہر گھر نشانِ عبرت ہے

حضرتِ سائب عَبدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دِن حضرت صالِح مُرّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف لائے، میں نے پوچھا: اے ابوبِشْر! آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ فرمایا: میں اپنے گھر سے نکلا تو مختلف جگہوں سے گھومتا ہوا تمہارے پاس آیا، میں جب فلاں کے گھر کے پاس سے گزرا تو اس گھر نے مجھے (زبانِ حال سے) پُکار کر کہا: اے صالح! مجھ سے نصیحت حاصل کر! مجھ میں فلاں فلاں لوگ رہتے تھے، اب وہ انتقال کرچکے ہیں۔ پھر جب فلاں گھر کے پاس پہنچا تو اس گھر نے بھی مجھے (زبانِ حال سے) پُکار کر کہا: اے صالح! مجھ سے نصیحت حاصل کر! مجھ میں فلاں فلاں لوگ رہتے تھے، اب وہ سب مٹی میں دَفْن (Buried) ہیں۔ حضرت ابو سائب عبدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک ایک گھر گنواتے رہے، یہاں تک کہ ہمارے گھر تک پہنچ گئے۔[2]

جہاں میں ہیں عِبرت کے ہر سُو نمونے ــــ مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے ــــ جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے ــــ یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! یہ ہمارے بزرگانِ دین، اللہ پاک کے نیک بندے، کس کس انداز میں عِبرت لیا کرتے تھے۔ آہ! ایک ہم ہیں ❁ وِیران گھر ❁ چولہے میں جلتی

---

1 ...تنبیہ المغترین، صفحہ:57۔
2 ...حلیۃ الاولیا، جلد:6، صفحہ:182، رقم:8222۔

آگ ❁ سُورج کی دُھوپ (Sunshine) ❁ سردی، گرمی وغیرہ سے عِبرت لینا تو دُور کی بات ہے ❁ ہماری آنکھوں کے سامنے جنازے اُٹھتے ہیں، ہم عِبرت نہیں لیتے ❁ خُود اپنے ہاتھوں سے مُردے قبر میں اُتارتے ہیں، تب عِبرت نہیں لیتے ❁ **فلاں بن فُلاں اچھا بھلا تھا، اچانک ہارٹ اٹیک** (Heart Attack) **ہوا اور موت کے گھاٹ اُتر گیا** ❁ فُلاں نوجوان روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گیا، ایسی بیسیوں خبریں ہم سنتے رہتے ہیں، پھر بھی ہم اپنی موت کو یاد نہیں کرتے، عِبرت نہیں لیتے۔ کاش! ہم عِبرت لینے اور قبر و آخرت کو یاد کرنے والے بن جائیں۔

دل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا
مغلوب شہا! نفسِ بدکار نہیں ہوتا
شیطان مُسلَّط ہے افسوس! کسی صورت
اب صبر گناہوں پر سرکار نہیں ہوتا
اے رَبّ کے حبیب آؤ! اے میرے طبیب آؤ
اچّھا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا
گو لاکھ کروں کوشش اِصلاح نہیں ہوتی
پاکیزہ گناہوں سے کِردار نہیں ہوتا
یہ سانس کی مالا اب بس ٹُوٹنے والی ہے
دل آہ! مگر اب بھی بیدار نہیں ہوتا (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1)...وسائِلِ بخشش، صفحہ:163۔

گھر بنانا تھا، دِیوار بنا بیٹھے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا مقامِ عبرت ہے، یہاں جگہ جگہ عِبرت کے نشان موجود ہیں، کہتے ہیں: **جو عِبرت لیتا نہیں ہے، اسے نشانِ عِبرت بنا دیا جاتا ہے۔** اس لئے ہمیں چاہئے کہ یہاں دِل نہ لگائیں، عِبرت لیں، نصیحت حاصِل کریں اور آخرت کی تیاری شروع کر دیں۔ ایک شاعِر نے بڑی خوبصُورت بات کہی، لکھتا ہے:

اس جہانِ رنگ و بُو میں آ کر
گھر بنانا تھا، دِیوار بنا بیٹھے

مفہوم: گھر اسے کہتے ہیں: جہاں کوئی رہتا ہو اور دِیوار ایک رُکاوٹ ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہمارا اس دُنیا میں آنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم اپنے دِل کو پاک کرتے، اس دِل کو محبّتِ اِلٰہی کا گھر بناتے مگر افسوس! ہم نے تو اپنے اور قُربِ اِلٰہی کے درمیان دِیواریں کھڑی کر لی ہیں، حِرص، ہَوَس، دُنیا کی محبّت، دُنیا کی فِکْر، آخرت سے بے فِکْری، غفلت وغیرہ یہ سب دِیواریں ہیں، جو ہمیں قُربِ اِلٰہی سے، اللہ پاک کی محبّت سے روکتی ہیں۔

مقام پرورشِ آہ و نالہ ہے یہ چمن
نہ سیرِ گل کے لئے ہے نہ آشیاں کے لئے[1]

وضاحت: آہ و نالہ کا مطلب: عشق۔ یعنی ہم اس دُنیا میں سیر و تفریح کے لئے نہیں آئے، یہاں گھر، کوٹھیاں، بنگلے بنانے کے لئے نہیں آئے بلکہ یہ دُنیا مقامِ پرورشِ آہ و نالہ ہے یعنی ہم یہاں اس لئے ہیں تاکہ اپنے دِل میں اللہ پاک کی محبّت کو پروان چڑھائیں، دِن بہ دِن اس محبّت میں اِضافہ ہی کرتے چلے جائیں۔ اس کام کے لئے ہم اس دُنیا میں آئے ہیں۔

1 ...کلیاتِ اقبال، بالِ جبریل، صفحہ: 379 ملتقطاً۔

امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی نصیحت

حضرت ربیع بن صبیح رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ سے عرض کیا: ہمیں نصیحت فرمائیے تو انہوں نے فرمایا: ❁ تم میں سے جو تندرست (Healthy) ہے، اسے بیماری لگے گی، جو اُسے مصیبت زدہ (Distressed) کردے گی ❁ جوان کو بڑھاپا آئے گا، جو اُسے فنا کر دے گا ❁ اور بوڑھے کو موت آجائے گی، جو اُسے ہلاک کر دے گی ❁ کیا انجام ویسے نہیں، جیسے تم سن رہے ہو؟ ❁ کیا کل روح جسم سے جُدا نہیں ہوگی؟ ❁ کیا بندہ اپنے اہل اور مال (Family & Wealth) سے دور نہیں ہو گا؟ ❁ کیا کل کفن میں نہیں لپٹا ہو گا؟ ❁ کیا کل قبر میں نہیں ہو گا؟ ❁ کیا جن کے لئے بندہ کوشش کرتا رہتا اور غمگین ہوتا تھا، ان دلوں سے اس کی یاد مٹ نہیں جائے گی؟ ❁ اے انسان! جب تجھے موت آئے گی تو تُو نہ کسی آنے والے کا استقبال کر سکے گا، نہ کسی کی ملاقات (Meeting) کو جا سکے گا ❁ نہ کسی سے بات کر سکے گا ❁ تجھے پکارا جائے گا مگر تُو جواب نہیں دے سکے گا ❁ بیشک تیرے حق میں شہر وِیران (Deserted) ہو گئے ❁ تیری آنکھیں کُھلی کی کُھلی رہ گئیں ❁ روح پرواز کر گئی ❁ تیری اولاد (Children) دُوسروں کے رحم و کرم پر رہ گئی۔(1)

قبر کا جواب

حضرت مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ ایک دفعہ موت کے بارے میں غور و فکر اور حصولِ عِبرت کی غرض سے قبرستان (Cemetery) تشریف لے گئے اور وہاں جا کر یہ اَشعار پڑھے:

اَتَیْتُ الْقُبُوْرَ فَنَادَیْتُهَا ۔۔۔ فَاَیْنَ الْمُعَظَّمُ وَ الْمُحْتَقَر
وَ اَیْنَ الْمُدِلُّ بِسُلْطَانِهٖ ۔۔۔ وَ اَیْنَ الْعَزِیْزُ اِذَا مَا افْتَخَر

(1)... حلیۃ الاولیا، جلد: 6، صفحہ: 331، رقم: 8812۔

ترجمہ: میں قبروں کے پاس آیا اور اُنہیں پکار کر کہا: کہاں ہیں وہ لوگ، دنیا میں جن کی عزّت کی جاتی تھی اور وہ لوگ جنہیں دُنیا میں حقیر (**Substandard**) سمجھا جاتا تھا؟ اور کہاں ہیں وہ بادشاہ جنہیں اپنی حکومت پر بہت بھروسا تھا؟ کہاں ہیں وہ عزّت دار جو فخر کیا کرتے تھے؟

حضرت مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک قبر سے آواز آئی: وہ سب فنا ہو گئے اور فنا ہو کر نشانِ عبرت بن گئے، اب اُن کی خبر دینے والا بھی کوئی نہ رہا اور وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہو گئے۔ **اے گزرے ہوئے لوگوں کے بارے میں پوچھنے والے! کیا تجھے اِن گزر جانے والوں کے عبرت ناک حالات وواقعات نہیں پہنچے۔** (1)

پہلوانوں کو پچھاڑا موت نے	کھیل کتنوں کا بگاڑا موت نے
ہاتھی جیسے بھی نہ چھوڑے موت نے	کیسے کیسے گھر اجاڑے موت نے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبرستان میں حاضِری دیا کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! ہمارے اَسْلاف، بزرگانِ دین، اللہ پاک کے نیک بندے کیسے کیسے عِبرت لیا کرتے تھے، یہ حضرات قبرستان جاتے، اپنی موت کو یاد کرتے اور اس سے سبق (**Lesson**) لیا کرتے تھے۔ کاش! ہم بھی عِبرت لینے والے بنیں، قبرستان حاضِری دیا کریں، قبر میں پیش آنے والے معاملات کے متعلق غور و فِکر کریں اور اپنی موت کو یاد کیا کریں۔ امیرِ اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہمیں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: ہمارے ہاں قبرِستان کی حاضِری عُموماً رَسمی طور پر (**Formality**) ہوتی ہے۔ قبرِستان جانا اچھی بات ہے لیکن اس سے عِبرت بھی حاصِل کی جائے اور اپنی

---

1 ... الروض الفائق، صفحہ: 25 ملخصًا۔

موت کو بھی یاد کیا جائے کیونکہ قبرِستان کی حاضِری کا اصل مقصد (**Purpose**) یہی ہے۔ **حدیثِ پاک میں اِس طرح کا مضمون موجود ہے** کہ پہلے میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا، اب اِجازت (**Permission**) دیتا ہوں کہ جاؤ اور قبروں کی زیارت کرو کہ قبروں کو دیکھنا دلوں کو نرم کرتا اور آنکھوں میں آنسو لاتا ہے۔[1]

قبرِستان جاکر اپنی موت کو یاد کرنا چاہئے، لیکن افسوس! اب تو قبرِستان میں لڑائی جھگڑے (**Fights**) بھی ہو رہے ہوتے ہیں۔ لوگ قبرِستان میں کھاپی رہے ہوتے اور مذاق مَسخری کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض لوگ تو قبرِستان میں جُوا کھیلتے (**Gambling**)، شراب اور ہیروئن پیتے، مافیا کے اڈّے بناتے اور اَسلحہ چُھپاتے ہیں۔ ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئے بلکہ اِس طرح عِبرت حاصِل کرنی چاہئے کہ ✿ جیسے آج یہ قبروں میں پڑے ہیں، کل میں بھی پڑا ہوا ہوں گا ✿ یہ جو مٹّی کے تودے (**Lumps of Soil**) نظر آرہے ہیں، اِن میں ایک اور تودے کا اِضافہ ہو جائے گا ✿ ٹوٹی پھوٹی قبروں کو دیکھ کر سوچے کہ کیسے کیسے حسینوں کی یہاں مٹّی پلید ہو رہی ہے ✿ میرے اعمال تو ایسے ہیں، اگر رَبّ ناراض ہو گیا تو قبر میں نہ جانے کیا بنے گا! ✿ پھر اپنی لاش (**Dead body**) کو تصوّر میں لائے، لاش کے پھٹنے، آنکھوں کے بہنے، دانتوں کے نکلنے اور بالوں کے جھڑنے کو یاد کرے، یوں اپنی بے بسی (**Helplessness**) کا تصوّر کرکے عِبرت حاصل کرے۔ اللہ کریم ہمیں عِبرت حاصل کرنے اور عِبرت قبول کرنے والا دِل اور ذِہن عطا فرمائے۔[2] اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

قبر میں میت اُترنی ہے ضرور | جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

1 ...مسندِ امام احمد، مسند انس بن مالک، جلد:5، صفحہ:689، حدیث:13835 ملتقطاً۔

2 ...ملفوظاتِ امیر اہلسنت، (قسط:62)، کیا جنات کو بھی موت آتی ہے؟، جلد:3، صفحہ:301۔

شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے چند فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! شَعْبَانُ الْمُعَظَّم تشریف لا چکا ہے ✿ بہت عظمتوں والا ✿ برکتوں والا مہینا ہے ✿ یہ مہینا بطورِ خاص عِبرت لینے کا مہینا ہے ✿ اس مہینے میں وہ رات آتی ہے جس میں اعمال نامے تبدیل ہوتے ہیں، آیندہ سال کون زِندہ رہے گا، کون موت کی سیڑھی اُتر جائے گا، اس کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝۴ (پارہ:25، الدُّخَان:4)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اس رات میں ہر حکمت والا کام بانٹ دیا جاتا ہے

صراط الجنان میں ہے: اس برکت والی رات میں سال بھر میں ہونے والا ہر حکمت والا کام جیسے ✿ رزق ✿ زندگی ✿ موت ✿ اور دیگر احکام ان فرشتوں کے درمیان بانٹ دیئے جاتے ہیں جو انہیں سرانجام دیتے ہیں۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ عِبرت کا مہینا ہے، ہمیں عِبرت لینی چاہئے، دُنیا کے دھوکے اور خواب سے نکل کر نیک کاموں کی طرف بڑھ جانا چاہئے۔ لہٰذا اس بابرکت مہینے میں خوب توبہ و استغفار کیجئے! ✿ تِلاوتِ قرآن کا مہینا ہے، خوب تِلاوت کیجئے! ✿ درود پڑھنے کا مہینا ہے، کثرت کے ساتھ درودِ پاک پڑھنے کی عادَت بنایئے! ✿ نفل روزوں کا مہینا ہے، خوب نفل روزے بھی رکھئے! اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔

شعبان المعظم کے روزوں کے فضائل

✿ مسلمانوں کی پیاری اَمِّی جان حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو میں نے شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے نہ

---

1 ... صراط الجنان، پارہ:25، سورۂ دخان، زیر آیت:4، جلد:9، صفحہ:179۔

دیکھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سِوائے چند دِن کے پورے ہی ماہ کے روزے رکھا کرتے تھے۔[1] ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں سُوال ہوا: رمضان کے بعد کون سے روزے اَفْضَل ہیں؟ **فرمایا: رمضان کی تعظیم کیلئے شعبان کے روزے رکھنا۔**[2]

میں رحمت، مغفِرت، دوزخ سے آزادی کا سائل ہوں
مہِ رمضان کے صدقے میں فرمادے کرم مولیٰ!
بَراءَت دے عذابِ قبر سے نارِ جہنّم سے
مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ!
عبادت میں، ریاضت میں، تلاوت میں لگا دے دل
رجب کا واسطہ دیتا ہوں فرما دے کرم مولیٰ![3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرسۃُ المدینہ بالِغان

پیارے اسلامی بھائیو! موت کی یاد دِل میں بٹھانے، قبر و آخرت کی تیاری فرمانے اور نیک نمازی بننے کی سَعادت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! 12 دِینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! زِندگی سنور جائے گی، اللہ پاک نے چاہا تو دُنیا سے بے رغبتی کی دولت بھی ملے گی اور اَخلاق و کردار بھی سَنْوَر جائیں گے۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام

1 ...ترمذی، کتاب: الصوم، باب: ماجاء فی وصال شعبان برمضان، صفحہ: 206، حدیث: 736۔
2 ...ترمذی، کتاب: زکوٰۃ، باب: فضیلتِ صدقہ، صفحہ: 189، حدیث: 663۔
3 ...ترمذی، کتاب: زکوٰۃ، باب: فضیلتِ صدقہ، صفحہ: 189، حدیث: 663۔

مدرسۃ المدینہ بالغان بھی ہے جس میں درست تجوید و قراءَت کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔[1]

❁ قرآنِ مجید اللہ پاک کی کتاب ہے ❁ بندوں کے نام رَبِّ کریم کا پیغام ہے ❁ **مگر افسوس!** آج مسلمان قرآنِ کریم سے بہت دُور ہوتے جارہے ہیں ❁ بہت لوگوں کو اُوپر دیکھ کر بھی دُرست قرآنِ مجید پڑھنا نہیں آتا ❁ جو پڑھ لیتے ہیں وہ بھی تَجْوِید اور مخارج کی ایسی غلطیاں کرتے ہیں، جن کے سبب نماز ہی نہیں ہوتی۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی مختلف مساجد اور مارکیٹوں میں روزانہ کی بنیاد پر مدرسۃ المدینہ بالغان کی کلاسز لگا قرآن کا فیضان عام کرنے میں مَصرُوف ہے ❁ جس میں دُرُست تجوید و قراءت کے ساتھ قرآن پڑھنا سکھایا جاتا ہے ❁ فرض عُلُوم بھی بتائے جاتے ہیں ❁ سنتیں اور آداب بھی سکھائے جاتے ہیں اور ❁ ترجمہ و تفسیر سُننے کا بھی موقع ملتا ہے۔ آپ بھی اس میں شرکت کیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی۔

فیشن پرست کی زِندگی میں بہار آگئی

آفندی ٹاؤن (حیدرآباد، انٹیریئر سندھ، پاکستان) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میں ایک فیشن ایبل (**Fashionable**) نوجوان تھا، دُنیا کی موج مستی میں گم، اپنی آخرت کے انجام سے غافِل زِندگی کے دِن گزار رہا تھا، میری گُناہوں بھری زِندگی میں بہاریُوں آئی کہ مجھے مدرسۃ المدینہ بالغان میں داخلے کی سَعَادت مل گئی، بَس پھر میری خوش بختی کے سفر کا آغاز ہو گیا، مدرسۃُ المدینہ بالغان کی برکات نے میرے تاریک دِل کو خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم سے روشن کر دیا، اس میں مجھے قرآنِ پاک کی

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:98۔

تعلیم کے ساتھ ساتھ سُنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی سَعَادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لله! مدرسۃُ المدینہ بالغان میں پڑھنے کی برکت سے میری زِندگی میں بہار آگئی، فیشن پرستی، موج مستی سے نجات بھی مِل گئی۔

ترا شکر مولیٰ دیا مدنی ماحول
نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے
نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مَدنی ماحول[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”کلامِ رضا“ موبائل اپلی کیشن

اےعاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لله! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی عِلْمِ دین عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس حوالے سے دَعْوَتِ اسلامی کے **I.T** ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل اپلی کیشنز جاری کی جاچکی ہیں، اِن میں سے ایک اپلی کیشن ہے: **Klam-e-Raza** (کلامِ رضا)۔ اس اپلی کیشن میں امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مشہورِ زمانہ نعتیہ مجموعہ **حدائقِ بخشش** کو حروفِ تہجی کی ترتیب پر شامل کیا گیا ہے ✿ اس اپلی کیشن میں اپنے مطلوبہ کلام کو سرچ (**search**) کرنے ✿ مخصوص کلاموں کو آڈیو (**Audio**) وڈیو (**Vedio**) میں سننے دیکھنے ✿ اور پسندیدہ کلاموں کو فیورٹ (**Favorite**) کر کے الگ سے محفوظ کرنے کی سہولت موجود ہے۔ ✿ اس اپلی کیشن میں مَدَنی چینل (**Madani Chanal**) کے پروگرام **نغماتِ رضا** (جس میں حدائقِ بخشش کے منتخب کلاموں کی شرح بیان کی گئی ہے اس) کو شامل کیا گیا ہے ✿ مکمل کلام یا منتخب شعر کو سوشل میڈیا (**Social Media**) پر باآسانی شیئر کیا جاسکتا

[1] ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 647-648۔

ہے۔اس ایپ ڈاؤن لوڈ کریں اور اپنے دل کو اللہ پاک کے آخری نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی محبت سے منور کریں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنۡ اَحَبَّ سُنَّتِیۡ فَقَدۡ اَحَبَّنِیۡ وَمَنۡ اَحَبَّنِیۡ کَانَ مَعِیَ فِی الۡجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

عمامہ شریف پہننا سُنَّتِ مصطفٰے ہے

2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم: **(1):** عمامہ باندھو! تمہارا حِلۡم (یعنی بردباری اور قوت برداشت) میں اضافہ ہو گا۔[2] **(2):** عمامے کے ساتھ 2 رکعتیں بغیر عمامے کی 70 رکعتوں سے اَفۡضَل ہیں۔[3]

اے عاشقانِ رسول! عمامہ شریف باندھنا **سُنَّتِ مصطفٰے** ہے۞ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ سرِ اقدس پر ٹوپی مبارک پر عمامہ سجا کر رکھا۞سفر اور گھر میں بھی سرِ اقدس پر عمامہ شریف جگمگاتا تھا۞آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلہٖ وَسَلَّم عمامہ میں شملہ چھوڑتے تھے جو کبھی ایک کندھے پر، کبھی دونوں کندھوں کے درمیان ہوتا تھا۔

1 ...تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ...مستدرک، کتاب اللباس، جلد:5، صفحہ:272، حدیث:7488۔
3 ...فردوس الاخبار، جلد:2 صفحہ:265، حدیث:3233۔

عمامہ باندھنے کے فضائل اور اس بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **عمامہ کے فضائل** کا مطالعہ کیجئے! مختلف سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصَّہ 16 اور امیرِ اہلسنت **مولانا محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے۔ سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
سنّتیں سیکھنے تین دِن کے لئے | ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک، 2 دُعائیں اور 2 اَحادِیثِ مُبارَکہ

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخِل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(1)

﴾3﴿ رَحمت کے سَتّر(70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(2)

﴾4﴿ چھ(6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(3)

﴾5﴿ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ:65۔

2 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ:277۔

3 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ:149۔

اللہُ عنہ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

(6) دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

(1) ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

(2) گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ

1 ...قَوْلُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
2 ...الترغیب والترہیب، کِتابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
3 ...مَجمَعُ الزَّوائِد، کِتابُ الاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

قَدْر حاصل کرلی۔[1]

جمعہ اور شبِ جمعہ کی فضیلت پر 2اَحادِیثِ مُبارَکہ

﴿1﴾شبِ جمعہ کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: بے شک اللہ پاک ہر جمعہ کی رات کے شروع سے لے کر آخر تک اور ہر رات کے آخری تہائی حصہ میں دنیا کے آسمان پر تَجَلّی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اِعلان کرتا ہے ❁ ہے کوئی مانگنے والا کہ اُس کو عَطا کروں ❁ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اُس کی توبہ قبول کروں ❁ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اُس کو بخش دوں۔ اے نیکی کے چاہنے والے! (نیکی کے کام میں) جلدی کر اور اے گناہ کے چاہنے والے! (گناہ کرنے سے) باز آجا۔[2]

﴿2﴾جمعہ کے دن کا وظیفہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص جمعہ والے دن فجر کی نماز سے پہلے 3 مرتبہ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِی لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ پڑھے اُس کے گُناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[3]

---

1 ...تاریخ اِبْنِ عَساکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔
2 ...کتاب النزول للدار قطنی، ذکر الروایۃ عن امیر المؤمنین علی...الخ، صفحہ:92، حدیث:3۔
3 ...معجم اوسط، جلد:5، صفحہ:392، حدیث:7717۔